

لمبائی ٹیکس

شہر سے گزرتے ہوئے جس چیز نے فوری طور پر جوناتھن کو اپنی طرف متوجہ کیا وہ ایک معزز اور خوش لباس آدمی تھا جو گلی میں بڑی مشکل سے گھٹتوں کے بل چل رہا تھا۔ وہ آدمی معذوریہ محض پستہ قد بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔ جوناتھن نے اس کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن آدمی نے اس کا ہاتھ جھٹک کر ایک طرف کر دیا۔

”بس، شکریہ!“ آدمی نے تکلیف سے جھکتے ہوئے کہا۔ ”میں اچھا بھلا چل سکتا ہوں۔ گھٹتوں کے بل چلنے کے لیے کچھ مشق تو چاہیے ہے نا۔“

”آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ مگر آپ اپنے گھٹتوں کے بجائے اپنے پاؤں پر کیوں نہیں چلتے؟“

”اوہ!“ وہ آدمی تکلیف سے بل کھاتے ہوئے کراہا۔ ”یہ ذرا ٹیکس ضابطے سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے ہے۔“

”ٹیکس ضابطہ؟“ جوناتھن نے لفظوں کو دہرایا۔ ”چلنے پھرنے سے ٹیکس ضابطے کا کیا تعلق بھلا؟“

”ہر چیز! آہ!“ اب اس آدمی نے اس عجیب و غریب مصیبت سے ذرا سکون لینے کی خاطر اپنی ایڑیوں کا سہارا لے لیا تھا۔ اپنی شرٹ کی جیب سے رومال نکال کر اس نے اپنی پیشانی کو صاف کیا۔ اپنا وزن ایک گھٹنے پر ڈال کر وہ دوسرے پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ پھر اسی طرح پہلے پر۔ گھٹتوں کی جگہ پر پیوندوں کی کئی تہیں سلی ہوئی تھیں۔ ”ٹیکس ضابطے میں حال ہی میں ترمیم کی گئی ہے مختلف قد کے لوگوں میں برابری پیدا کرنے کے لیے۔“

”برابری پیدا کرنے کے لیے؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”پلیز تھوڑا جھک جاؤ۔ تاکہ مجھے چیخنا نہ پڑے،“ اس آدمی نے التجا کی۔ ”ہاں اب ٹھیک ہے۔“

کو نسل آف لارڈز اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ لمبے قد کے لوگوں کو بہت سے فائدے حاصل ہیں۔“

”لمبائی کے فائدے؟“

”ہاں۔ ہاں! نوکری میں، ترقی میں، کھیلوں میں، تفریح میں، سیاست میں، اور شادی میں بھی، لمبے قد کے لوگوں کو ہمیشہ پسند

کیا جاتا ہے! آہ! وہ پھر اپنی مٹیالی پینٹ پر پڑنے والی تازہ ترین کھونچ پر اپنا رومال لپیٹنے لگا۔ ”یہی وجہ ہے کہ لارڈز نے ہمیں ایک سطح پر لانے کے لیے لمبائی ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔“

”لمبے لوگوں پر ٹیکس لگ گیا ہے؟“ جوناتھن نے ادھر ادھر دیکھا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کمزوری سے کچھ اور جھک گیا ہو۔

”ہمیں قد کے حساب سے ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ جتنا زیادہ قد، اتنا زیادہ ٹیکس۔“

”کسی نے اعتراض نہیں کیا؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”ہاں، صرف انہوں نے، جو اپنے گھٹنوں پر چلنے سے انکاری تھے،“ آدمی نے جواب دیا۔ ”یقین کرو، سیاستدان اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ہم عام طور پر بڑے قد کے لوگوں کو ووٹ دیتے ہیں۔ ہم اپنے لیڈروں پر تکیہ کرنا پسند کرتے ہیں۔“

جوناتھن حیران پریشان تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب اور بھی جھکتا جا رہا ہے، وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر نے لگا۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کے گھٹنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے بے یقینی سے پوچھا، ”صرف ٹیکس سے بچنے کے لیے آپ گھٹنوں کے بل چلیں گے؟“

”بالکل!“ آدمی نے درد بھری آواز میں جواب دیا، ”ہماری ساری زندگی ٹیکس ضابطے کے مطابق ڈھلی ہوئی ہے۔ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے رینگنا شروع کر دیا ہے۔“

”نا! یہ تو بہت تکلیف دہ ہے!“ جوناتھن نے بے ساختہ پوچھا۔

”ہاں، لیکن یہ اتنا تکلیف دہ بھی نہیں۔ اور ہاں! صرف بے وقوف تن کرکھڑے ہوتے ہیں اور اتنا ہی زیادہ ٹیکس بھرتے ہیں۔ تو، اگر آپ سمجھدار ہیں تو اپنے گھٹنوں کے بل چلیں۔ سیدھا کھڑے ہونا بہت مہنگا ہے۔“

جوناتھن نے ارد گرد نظر ڈالی تو اسے مٹھی بھر لوگ اور اپنے گھٹنوں کے بل چلتے نظر آئے۔ گلی کے اس پار ایک عورت آہستہ آہستہ رینگ رہی تھی۔ بہت سے لوگ تقریباً پیٹ کے بل تیز تیز گھسٹ رہے تھے۔ ان کے کاندھے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ صرف چند ایک پابندیوں کو بالکل بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے فخریہ تن کر چل رہے تھے۔ اسی اثنا میں جوناتھن کو گلی کے پار تین آدمی ایک پارک کے بینچ پر بیٹھے نظر آئے۔ ”وہ تین آدمی،“ جوناتھن نے ان کی

طرف اشارہ کیا۔ ” انہوں نے اپنی آنکھیں ، کان اور منہ کیوں ڈھانپے ہوئے ہیں؟“

” اچھا، وہ ؟ وہ مشق کر رہے ہیں،“ آگے بڑھنے کے لیے اپنے گھٹنوں پر جھکتے ہوئے اس آدمی نے جواب دیا۔ ” نئی ٹیکس تجاویز کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔“